رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۶ ۔ ۱۵ مارچ ۱۹۲۸ء ۔ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ ۔ جلد ۲

مرثیہ وفات ہاجرہ بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ

نتیجہ فکر جناب مولوی ذو الفقار علیخانصاحب گوہر

غمِ ہاجرہ دل کو برما رہا ہے — کلیجہ میرا منہ کو اب آ رہا ہے
یہ مرگِ جوانی یہ ہجرِ دوامی — کہوں کس سے کیا کیا ستم ڈھا رہا ہے
عزیز اُس کی فرقت کا غم کھا رہے ہیں — عزیزوں کا صدمہ مجھے کھا رہا ہے
دلِ غمزدہ میں رہے صبر کیونکر — کہ دل ہی مرے ہاتھ سے جا رہا ہے
عجب حادثہ ہے کہ ہر دل ہے غمگیں — جسے دیکھئے اشک برسا رہا ہے
غمِ قوم ہے ماتمِ مشترک ہے — اُسے میں - مجھے اور سمجھا رہا ہے
ہوا خواہوں کا ایک تانتا لگا ہے — کوئی آ رہا ہے کوئی جا رہا ہے

اخیٔ مکرّم وہ فتح محمد — جنہیں دیکھ کر دل پھٹا جا رہا ہے
ولادت سے دُختر کی خوش ہوں تو کیا ہوں — جنازہ ہی بی بی کا جب جا رہا ہے
الگ چھوٹے بچّوں کو لیکر کھڑے ہیں — خمیدہ کمر چہرہ مُرجھا رہا ہے
کھڑے ہیں مگر نخلِ غم ہیں سراپا — اِک عالمِ غم و یاس کا چھا رہا ہے

دفورِ الم سے ہیں کھوئے ہوئے سے
خموش اور حیراں ہیں سوئے ہوئے سے

نواسی تھی وہ حضرت نورِ دیں کی — فدائی تھی درسِ کلامِ مبیں کی

بہت عورتوں نے پڑھا اس سے قرآں
وہ ہر طرح کرتی تھی تبلیغ دیں کی

کیا نو عمری میں شوہر کو رخصت
کہ خدمت کرے جا کے دینِ متیں کی

اکیلی بیچاری نے کاٹی جوانی
مصیبت سہی فرقتِ ہمنشیں کی

ہر اک دکھ اٹھایا مگر دیں کی خاطر
رہی خود نگہباں مکان و مکیں کی

جو شوہر بنا شیرِ تبلیغ لنڈن
بنی شیرنی خود نیستانِ دیں کی

اکیلی رہی قادیاں کو نہ چھوڑا
گوارا نہ تھی فرقت اس سرزمیں کی

پڑھاتی تھی غیروں کو اپنوں سے بڑھ کر
نہیں درس قرآں سے اس نے نہیں کی

کیا پرورش اپنے بچوں کو تنہا
نہ پروا کبھی کی چنان و چنیں کی

وہ خود صابرہ مومنہ قانتہ تھی
مدد اس کو حاصل تھی عرشِ بریں کی

صحابیہ کا مرتبہ تھا جو پایا
سدا اس پہ رہتا تھا رحمت کا سایا

خدا کی ہو اے ہاجرہ تجھ پہ رحمت
کہ بے وقت دنیا سے کی تو نے رحلت

نہالِ جوانی ترا پھل رہا تھا
کہ آئی یکایک خزاں کی مصیبت

چلی صرصرِ مرگ کچھ تند ایسی
کہ جڑ سے اکھڑ کر گرا نخلِ الفت

چھٹی ہم سے تو رنج و غم سے چھٹی تو
مبارک ہو تجھکو جدائی کی ساعت

مگر ماتمِ مرگ تیرا ہے قومی
بہت شاق ہے قوم کو تری فرقت

اگرچہ تری یادگاریں ہیں ہم میں
خدا ان کو رکھے ہمیشہ سلامت

وہ تیری طرح خادمِ دینِ حق ہوں
ہمیشہ کریں دینِ احمدؐ کی خدمت

یہ سب کچھ سہی لیکن اے اخت ہاجرہ
مٹے گا نہ دل سے ترا داغِ فرقت

تری یاد آئے گی ہر بات ہم کو
وہ بچوں کی تعلیم ادرانہ شفقت

وہ اغیار سے خندہ روئی سے ملنا
غریبوں سے الفت بزرگوں کی عزت

وہ شوہر سے حسنِ رفاقت کا پہلو
نظر بر اطاعت - بدل ذوقِ الفت

وہ سادہ روی اور وہ خاموش رہنا
تصنع سے دوری تکلف سے نفرت

بہر حال خوش اور بہر رنگ صابر
کفایت شعاری و محنت کی عادت

یہ اوصافِ عالی نہ بھولینگے یکدم
خدا ہم کو دے صبر کرنے کی ہمت

رہے تجھ پہ انوارِ رحمت کا سایا
مدارج بڑھیں تیرے ساعت بساعت

تری روح کا شاخِ طوبیٰ ہو مسکن
ہو دربارِ احمدؐ میں تیری اقامت

اگے زعفراں تیری خاکِ لحد سے
منور رہے تا ابد تیری تربت

میسر خدا کا ہو دیدار ہر دم
مبارک محمدؐ کا دربار ہر دم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۲۸ء

مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت منہاج نبوت پر

مخالف لوگ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا نشان دکھائے۔ اُن کی فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ فلاں بات جھوٹی ثابت ہوئی۔ ہم کہتے ہیں قرآن کریم میں یہی لکھا ہے کہ سب انبیاءؑ کو انکے مخالف یہی کہتے رہے ہیں کہ انکی ساری باتیں جھوٹی نکلیں۔ پھر اگر حضرت آدمؑ کے دشمنوں نے اُن کے متعلق کہا کہ ان کی ساری باتیں جھوٹی نکلیں حالانکہ وہ سچے تھے۔ اگر حضرت نوحؑ کے متعلق ان کے مخالفوں نے کہا کہ ان کی ایک بات بھی پوری نہ ہوئی۔ مگر اس سے ان کی صداقت میں فرق نہ آیا۔ اگر حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اُن کے مخالفوں نے کہا کہ ان کی سب باتیں غلط نکلیں۔ مگر اس سے اُن کے نبی ہونے میں کوئی فرق نہ آیا۔ اگر حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ان کے دشمنوں نے یہ کہا۔ کہ ان کی سب پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ مگر اس سے وہ جھوٹے ثابت نہ ہوئے۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں نے آپ کے متعلق کہا کہ آپ کی خبریں غلط نکلیں۔ مگر آپ کی صداقت پر اس سے کوئی فرق نہ آیا۔ تو آج مسیح موعود علیہ السلام کے دشمنوں نے اگر یہ کہدیا کہ آپ کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں تو کیونکر آپکی صداقت میں فرق آگیا۔ قرآن کریم میں آیا ہے:-

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (سورہ بقرہ)

خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ جاہل لوگ کہتے ہیں۔ کیوں خدا ہمیں خود نہیں کہتا۔ کہ یہ رسول سچا ہے۔ اور کیوں ہمیں اس کے متعلق الہام نہیں کرتا۔ یا اگر یہ سچا ہے تو کیوں اس کی پیشگوئی پوری نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا ہے۔ ہاں تمہارا یہی حق تھا۔ کہ تم کہتے اسے کوئی نشان نہیں ملا۔ اس واسطے کہ جن لوگوں کے تم جانشین ہو وہ یہی کہتے آئے ہیں۔ جو تم کہتے ہو۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس طرح نبی کا نبی مثیل ہوتا ہے۔ اسی طرح اس نبی کے وقت کے منکر پہلے نبیوں کے منکروں کے مثیل ہوتے ہیں۔ پس اگر سیدنا محمد صلعم کے دشمن یہ کہتے کہ آپ نے کوئی نشان نہیں دکھایا تو ٹھیک کہتے تھے کیونکہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔ اور اگر حضرت عیسیٰؑ کے دشمن ان کو کہتے تھے کہ تو کوئی نشان نہیں لایا تو سچ کہتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت موسیٰؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔ اور اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے مخالفوں نے کہا تو انکا کہنا حق تھا۔ کیونکہ وہ حضرت

ابراہیمؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔ اور اگر حضرت ابراہیمؑ کے مخالفوں نے یہ کہا تو ان کا حق تھا۔ کیونکہ وہ حضرت نوحؑ کے دشمنوں کے مثیل تھے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُن کے دل مل گئے ہیں۔ اس لئے وہ کہتے ہیں لیے کوئی نشان نہیں ملا۔ حالانکہ ماننے والوں کے لئے بہتیرے نشان ہیں۔ ہاں نہ ماننے والوں کے لئے کوئی نہیں۔ جنہوں نے کوئی ایسا نبی نہیں چھوڑا جس کو یہ نہ کہا ہو کہ جو تو نشان پیش کرتا ہے وہ جھوٹے اور غلط ہیں۔ اُن کے علاوہ اور دکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قوم میں یقین ہو۔ اس کے لئے تو بہت نشان بیان کیئے گئے ہیں۔ لیکن جو یہی کہنا چاہتی ہو کہ میں نہ مانوں۔ میں نہ مانوں اس کے لئے کہاں سے نشان آئے۔

اس زمانہ میں بھی جن لوگوں نے متانت کو چھوڑ کر تمسخر و استہزاء کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے اس قوم کے لئے کوئی نشان نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے "سوتے کو سب جگا سکتے ہیں۔ جاگتے کو کوئی نہیں جگا سکتا" مخالف لوگ دل میں یہی بات ٹھان لیتے ہیں کہ ہمیں نبیوں کا مقابلہ ہی کرنا ہے اس لئے انکار پر کمر باندھ لیتے ہیں۔ اور ہر بات کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔ ورنہ دیکھو سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان نہایت آسان ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ بتا دیا ہے کہ نبی پہلے نبیوں کے مثیل ہوتے ہیں۔ اور منکر پہلے منکروں کے۔

اس معیار کے مطابق حضرت صاحبؑ کے زمانہ کے متعلق دیکھو کس کی جماعت کس سے ملتی ہے؟ حضرت مرزا صاحبؑ کی عادات اور طریق نبیوں سے ملتا ہے یا جھوٹوں سے؟ اور آپؑ کے مخالفوں کی عادات اور طریق پہلے نبیوں کے ماننے والوں سے ملتے ہیں یا منکروں سے؟ جس رنگ میں یا جس طریق سے یہ مخالف مولوی حضرت صاحبؑ سے استہزاء کرتے ہے اور جن باتوں پر کر رہے ہیں قرآن اور حدیث میں کیا یہ طریق نبیوں کا اور انکے ماننے والوں کا ہے؟ کوئی یہ تو ثابت کر دے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے استہزاء کرتے تھے یا کوئی یہ ثابت کر دے کہ حضرت موسیٰؑ یا حضرت عیسیٰؑ یا حضرت نوحؑ استہزاء کرتے تھے؟ پھر کوئی یہ بھی ثابت کرے کہ جس طرح یہ لوگ تمسخر اور استہزاء کرتے رہتے ہیں کیا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی ایسا کیا۔ ہرگز نہیں۔ اگر ہنسی اور ٹھٹھا کرنیوالا کوئی گروہ ہوگا تو نبیوں کا دشمن ہی ہوگا نبی ہمیشہ سنجیدگی اور متانت سے لوگوں کو اپنی طرف بلائے گا۔ فقط خاکسار اہلیہ مولوی بقاپوری

دعوت یتامیٰ

جماعت فیروزپور کی لجنہ نے اتفاق کر کے ۱۴ر فروری کو ایک دعوت کی جو کہ بیوادٔں و یتیم بچوں کی تھی اور صبح ساڑھے ۹ بجے کا وقت مقرر تھا سو توفیق الٰہی تمام ممبران و سکرٹری صاحبہ بھی حاضر تھیں اور نہایت احسن طریق سے اس چھوٹی سی پارٹی کو کھانا کھلایا گیا آئندہ کو اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے کہ ہم اس نیک کام کو جاری رکھیں والسلام

عاجزہ مسعودہ قائم مقام سکرٹری لجنہ اماء اللہ فیروزپور

قادیان کا مروجہ برقع

مجھے قادیان کے مروجہ سیاہ برقع کے سینے کی ترکیب مطلوب ہے خاص کر اوپر کے حصہ کی کوئی صاحبہ بہن مصباح میں درج کرائیں نہایت مشکور ہوں گی۔ والسلام خاکسار اہلیہ بابو عبداللہ۔ صاحب اوورسیر

کلکتہ کا وکٹوریہ میموریل ہال اور چڑیا خانہ

یوں تو میں نے اس سے پہلے ان دونو کو کئی بار دیکھا تھا۔ مگر اس مرتبہ کی سیر بعض وجوہات کے ماتحت نہایت پُرلطف رہی۔ اوّل تو موسم نہایت خوشگوار تھا۔ دھوپ اور گرمی بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی کیونکہ دسمبر کا مہینہ کلکتہ میں نہایت پُربہار ہوتا ہے دوسرے میرے ماموں اور ممانی صاحبہ دونو وطن سے بغرض تفریح آئے ہوئے تھے اس وجہ سے ہم سب مل کر ایک اچھا خاصا قافلہ بن گئے تھے۔

غرض ہم سب موٹر پر سوار ہو کر پہلے وکٹوریہ میموریل ہال پہنچے جو ہر امپریل میجسٹی ملکہ وکٹوریہ کی یادگار میں بنایا گیا ہے۔ یہ عمارت خالص سنگ مرمر کی بنی ہے۔ فرش کی پچہ کاری سنگ مرمر اور سنگِ سیاہ ہے۔ دُور سے دیکھنے میں عمارت نہایت خوشنما نظر آتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوہ ہمالہ کی برفانی چوٹی کا ایک حصّہ لاکر وہاں رکھ دیا گیا ہے اس کا سنگ بنیاد ۱۹۱۱ء میں ہز میجسٹی جارج پنجم نے سفر ہندوستان میں اپنے ہاتھوں سے رکھا تھا۔ پھر ۱۹۲۲ء میں جب یہ عمارت بن کر تیار ہو گئی تھی تو شہزادہ ویلز نے اس کی افتتاحی رسم ادا کی تھی۔ اس وقت سے یہ انگریزوں کی عام سیرگاہ بن گئی ہے۔ اس عمارت کے گرد ایک بہت بڑا احاطہ یا باغ بنا ہوا ہے جس میں ہر چہار جانب کونوں پر تالاب بنے ہوئے ہیں۔ دو اُتر کی طرف دو دکھن کی طرف۔ اُتر کی طرف والے دونو تالاب ایک پُل کے ذریعہ ملا دیئے گئے ہیں۔ عین پُل پر ہر میجسٹی ملکہ وکٹوریہ کا مجسمہ بنا ہوا ہے۔ جسے سر آغاخاں نے اسی غرض سے پیش کیا تھا۔ اور باغ کے چاروں طرف خوشنما چاردیواری ہے جو چار یا پانچ فٹ بلند ہوگی۔ عمارت کے گرد [illegible] ہے اور اس سے آگے سبزہ زار روشیں نہایت خوش اسلوبی اور صفائی سے قطار در قطار بنائی گئی ہیں۔ جو نہایت سرسبز اور تروتازہ اور لہلہاتی ہوئی ہیں۔ اقسام گوناگون کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ جس سے خطۂ کشمیر کا نمونہ معلوم ہوتا ہے شام کے وقت یہاں انگریزوں کا ہجوم ہوتا ہے۔

پہلے ہماری گاڑی احاطۂ باغ میں داخل ہوئی اور پُل پر سے گذر کر عمارت کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ ہم سب اس سے اُتر کر سنگ مرمر کی سیڑھیاں چڑھنے لگے۔ اور تقریباً ۷ فٹ کی بلندی پر پہنچ کر اصل عمارت کے اندر داخل ہوئے۔ کمرے نہایت خوش وضع اور سڈول بنے ہوئے ہیں۔ وسط کے سب سے بڑے گنبد کے نیچے کا ہال نہایت خوبصورت ہے اور بہت بڑا ہے اور سارا کمرہ گنبد ہی کے نیچے ہے۔ عمارت دو منزلی ہے۔ ایک کمرے میں ملکہ آنجہانی کے بچپن سے آخر زمانہ تک کے حالات تصویری زبان میں دکھائے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ آنجہانی نہایت حسین خاتون تھیں۔ اسی کمرہ میں ایک پیانو باجہ رکھا ہوا ہے جسے ملکہ

انجہانی بجایا کرتی تھیں۔ اور ملکہ کی ایک کرسی اور میز بھی رکھی ہوئی ہے جو سنہری ہے اور ہندوستانی وضع کی بنی ہے۔

ایک کمرہ میں عہد اسلامیہ کی لکھی ہوئی فارسی کتابیں رکھی ہیں جو بالکل نئی معلوم ہوتی ہیں اور صنعت کا لاجواب اور بہترین نمونہ ہیں۔ تصویروں میں پھول پتی اس نفاست سے بنی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے رنگ نہایت صفائی اور خوبی سے دیا گیا ہے۔

ایک کمرہ میں ملکہ آنجہانی کی درباری عورتوں کی تصویریں ہیں اور دو گون رکھے ہیں جن میں سے ایک ہر مجسٹی ملکہ الگزنڈرا نے کسی موقعہ پر پہنا تھا۔ جو اچھا بنا ہے جواہرات ٹکے ہیں۔ دوسرا گون وہ ہے جسے لیڈی کرزن نے ۱۹۰۳ء کے دہلی دربار میں استعمال کیا تھا۔

ایک کمرہ میں جانے کے لئے ٹکٹ مقرر ہے وہاں نایاب اور قیمتی چیزیں رکھی ہیں۔ مسلمان تاجداروں کی سینکڑوں تصویریں ہیں جن میں سے ایک ہمایوں کی بہن گلبدن بیگم کی تصویر ہے جو اس زمانہ کی بنی ہوئی ہے۔ مگر افسوس ایک جگہ سے پھٹی ہے۔ گلبدن بیگم کا لباس کچھ انگریزی لباس سے ملتا جلتا ہے آپ سر پر ٹوپی پہنے کھڑی نظر آتی ہیں۔

شہنشاہ اکبر کے دربار کی مختلف حالات کی تصویریں ہیں اور انہی میں سے اسکے نورتن کے ممبروں کی بھی ایک تصویر ہے۔ اکبر اعظم نہایت کر و فر اور شان و شوکت سے تخت پر رونق افروز ہے اور اسکے گرد اسکے نورتن کے ممبر بیٹھے ہیں۔ اور بھی بہت سی نایاب تصویریں ہیں۔ جن کا ذکر طوالت کے خوف سے نظر انداز کرتی ہوں۔

نیچے کے کمرے کو دیکھنے کے بعد ہم اوپر گئے وہاں بہت سی تصویریں ہندوستان کے گورنروں کی ہیں اور شملہ۔ ہمالہ اور دوسرے پہاڑوں کے دلچسپ و دل خوش کن اور فرحت افزا مناظر کی تصویریں ہیں۔ مگر ہم جلدی کے باعث غور سے دیکھ کر پڑھ نہ سکے پھر ہم ان سب سے فارغ ہو کر عمارت سے باہر آئے اور باغ کا ایک چکر لگایا۔

مَیں نے اس عمارت کے ذکر میں ایک بات نظر انداز کر دی ہے۔ مگر اس کا لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ عمارت گو نزدیک سے دیکھنے میں بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور بنی بھی اچھی ہے مگر اس کا پتھر زیادہ اچھا نہیں ہے تقریباً ہر پتھر پر ہلکے بادامی رنگ کی چتیاں ہیں۔ شائد ہی کوئی پتھر بیداغ ہو۔

بہرکیف ہم سب باغ کی سیر سے فارغ ہو کر چڑیا خانہ کو روانہ ہو گئے ۔ (باقی آئندہ)

لئیقہ بیگم از کلکتہ

لطیفہ

بڑھیا۔ ڈبرو سن بیٹی مرغی کو انڈوں پر بٹھلایا ہے؟

ڈبرو سن۔ ہاں اماں بٹھلائی تو ہے۔ مگر رشیدہ کہتی ہے کہ انڈے خراب معلوم ہوتے ہیں۔

بڑھیا۔ بیٹی انڈوں کو دیکھ لینا اگر ہلتے ہوں تو خراب ہونگے دوسرے دن جب معمول مرغی کو انڈے ہلاتے ہوئے دیکھ کر ملکہ ڈبرو سن نے سارے انڈے اُٹھا کر باہر پھینک دیئے۔

زمانۂ قدیم کے متعلق دلچسپ معلومات

"اخبار مصباح" کے مضامین میں جہاں ماشاء اللہ بہت حد تک اصلاح ہوئی ہے وہاں یہ کمی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ کہ ناظرات مصباح کو دنیا کی ضروری خبروں سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی خاص امر مانع نہ ہو۔ تو آئندہ ضروری اور دلچسپ دنیاوی خبریں مصباح میں درج فرمائی جایا کریں۔

بہنوں کی اطلاع کے لئے مَیں مندرجہ ذیل حالات درج کرتی ہوں۔ جو دلچسپ بھی ہیں۔ اور عبرتناک بھی ہیں۔ آجکل زمین کھود کر قدیم شہروں کے آثار دریافت کئے جا رہے ہیں۔ اور دلچسپ حالات قدیم زمانہ کے باشندوں اور ان کی تہذیب کے متعلق معلوم ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ایک تو مقام ہڑپا (پنجاب میں) اور دوسرے بمقام موہن جودڑو (سندھ میں) اور تیسرے بمقام اور (عراق میں) کھدائی کی جا رہی ہے۔ اور کھنڈرات میں سے جو جو چیزیں ملی ہیں۔ ان سے زمانہ قدیم کے متعلق بہت قابل قدر معلومات حاصل ہوئے ہیں۔ ہڑپا اور موہن جودڑو کے عجائبات میں آئندہ کسی دوسری اشاعت میں عرض کرونگی۔ بالفعل شہر اور کے حالات دیگر رسائل سے اخذ کرکے مختصراً عرض کرتی ہوں:-

اور۔ بصرہ اور بغداد کے درمیان ریل کی سڑک پر واقع ہے۔ اس پرانے شہر کا مقام بہت سال سے صرف ایک بہت بڑا ٹیلہ یا پہاڑی تھی۔ اب امریکہ انگلستان اور فرانس کی گورنمنٹوں نے کھودنے والے تعینات کئے ہیں۔ جو اور کے پرانے شہر کو نہایت عمدگی سے طور پر کھود کر نکال رہے ہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شہر کھد کر نکلے گا جو قریباً پانچ ہزار برس کا عرصہ ہوا موجود تھا۔ پانچ سال سے کھدائی ہو رہی ہے اور پورا شہر عنقریب نکل آئیگا۔ مگر اس کے نیچے ایک اس سے بھی پرانے شہر کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔ اس شہر اور میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے۔ قریب قریب ہر مکان پر جو کھد کر نکلا ہے۔ ایک ایک تختی ملی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلاں آدمی کون تھا اور مکان کب بنا۔ کئی عجیب چیزیں کھد کر نکلتے ہیں۔ مٹی ہمیشہ چھانی جاتی ہے۔ اس میں بہت سی چیزیں ملتی ہیں۔ آبخوروں کے ٹکڑے۔ گلے کا جواہراتی ہار سنہرے زیور۔ کتے اور آدمیوں کی پیتل کی مورتیں اور اور بہت سی دلچسپ چیزیں۔ ہاتھی دانت کے بہت سے ٹکڑے نقش دار ملے ہیں بعض چیزیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین ہزار برس پہلے کی بیان کی جاتی ہیں۔ قیاس کیا گیا ہے کہ پوری پوری کھدائی کیلئے دس برس اور درکار ہونگے کھدائی سے ۔۔۔ لمبی اور پچاس گز چوڑی جگہ صاف کر لی گئی ہے۔ اور بہت سے مکانات نکلے ہیں جنکے بیچ بیچ میں تنگ گلیاں ہیں۔ اس زمانہ کے بعد کی جو کچھ چیزیں اوپر کی مٹی میں دبی ہوئی تھیں۔ وہ تو بارش وغیرہ کی وجہ سے مٹی دھل کر زمین نکل چکی تھی۔ اس لئے اب جو عمارتیں ملی ہیں۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے کے زمانہ کی بیان کی جاتی ہیں۔ چونکہ یہ عمارتیں ٹیلے کے بہت نیچے یعنی اوپر کی سطح سے ۲۰ فٹ سے بھی گہرائی پر تھیں۔ اس لئے دیواریں نہایت عمدہ حالت میں ملی ہیں۔ مکان کی باہری دیواریں عموماً بالکل پکی ہوئی اینٹوں کی ہیں۔ صرف اندر کی دیواریں کچی مٹی کی ہیں۔ گلی کے دروازے میں سے ایک چھوٹی سی دہلیز میں ہو کر اندر صحن کو راستے ہوتے تھے۔ صحن کے ایک طرف باہر کے آدمیوں کے بیٹھنے کے واسطے کمرہ ہوتا تھا۔ صحن کے دوسری طرف کھانا بنانے کے کمرے ہوتے تھے۔ گھر والوں کے رہنے کے کمرے اوپر کی منزل میں ہیں۔ آجکل بغداد میں جو مالدار لوگوں کے مکانات ہیں قریب قریب ویسا ہی نقشہ ان مکانات کا ہے جو کھود کر نکالے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان مکانات میں بہت عرصہ تک لگاتار آبادی رہی ہے۔ مگر شاید ان کے اندر سے سب چیزیں بالکل صاف کر کے نکال لی گئی تھیں۔ بلکہ بعض قبروں تک کو لوٹ لیا گیا ہوگا ان میں بھی اس وقت کچھ نہیں ملا۔ رواج یہ تھا کہ جس گھر میں رہتے تھے اسی کے نیچے قبریں بناتے تھے۔ ایک چھوٹی مورت تیر کی ایک چوکی دیوتاؤں کی مورت رکھنے کی ایک خوبصورت بوتل سیاہ و نیلے کانچ کی ڈھلی ہوئی ملی ہے کھودنے والی مہم نے شہر اور میں ملکہ شوباد کے مقبرہ کے آس پاس اس قدر زبردست خزانہ برآمد کیا ہے کہ آج تک یہاں سے ایسا خزانہ برآمد نہیں ہوا تھا۔ یہ ملکہ سومیری خاندان کی فرمانروا ملکہ تھی جس نے پانچ ہزار برس ہوئے انتقال کیا تھا۔ ملکہ کا مقبرہ تو بدستور محفوظ ہے۔ مگر اس کے شوہر کی قبر چوروں نے اکھیڑ کر مال چرا لیا ہے۔ والسلام

عاجزہ عنایت ثریا۔ بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس۔ از کراچی۔

مہمان نوازی

(۱) مہمان نوازی کی ضرورت اور اس کا اثر تمدن پر | اپنا پیٹ پالنا ہر کوئی جانتا ہے مگر دوسروں کی خاطر تواضع کرنا خصوصاً غریب الوطن مسافروں کی البتہ تعریف کی بات ہے تواضع انسانی ہمدردی کا اعلیٰ ثبوت ہے۔ اور مہمان نوازی تواضع کا اعلیٰ ترین درجہ مہمان نوازی مہذب قوموں کا خاصہ ہے۔ کسی کی تواضع کرنے سے جو حقیقی خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے وہ تجربہ کئے بغیر معلوم نہیں ہو سکتی مہمان نوازی کرنے سے انسان دوسروں کی نظروں میں ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ خاطر داری کرنا نیک نامی اور ناموری کا ایک مفید آلہ ہے اس کا بہت کچھ اثر تمدن یعنی ملکی رہن سہن پر پڑتا ہے تواضع کر کے عزت اور امتیاز حاصل کر سکتے ہیں چھوٹے اور بڑوں کی تواضع کر کے ثواب کے مستحق بنتے ہیں اور بڑوں کی محبت سے خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپس کی مہمان نوازی ایک دوسرے کے دلوں کو متصل کرتی اور معرفت محبت و ہمدردی کو بڑھاتی ہے اور

بیگانوں کو اپنا اور اپنوں کو مونس بناتی ہے۔ ایک دوسرے کے دل میں خود بخود عزت پیدا ہوتی ہے اور سوسائٹی کی عمارت میں سیمنٹ کا کام دیتی ہے تواضع میل ملاپ کا قابل قدر گہرا رفیق ہے۔ ایک دوسرے کی مہمان نوازی کرنا انسانیت کا اعلیٰ وصف ہے ہر ایک بہن کو مہمان نوازی کا برتاؤ سیکھنا چاہیئے اگر مرد یا عورت گھر میں آئے تو اُس کو نہایت خلوص اور محبت سے ملو تاکہ اس کی طبیعت پر عمدہ اثر پڑے اچھی جگہ پر محبت اور سلیقہ کے ساتھ بٹھاؤ گرمی کا موسم ہو تو حسب حیثیت شربت یا ٹھنڈا پانی حاضر کرو اگر موسم سرما ہو تو چائے کی تواضع کرو اگر کھانے کا وقت ہے تو مہمان رشتہ دار ہو یا مسافر یا اُس سے پوری واقفی نہیں تو اُسے ضرور کھانے کو کہنا بلکہ کھانا لاکر حاضر کرنا چاہیئے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ بعض لوگ حسب عادت یا شرمیلا پن کی وجہ سے کھانا کھانے سے انکار کیا کرتے ہیں۔ ناواقف تک کی بھی خاطر کرنا ثواب ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے تھے ہم کو بھی ایسا ہی نمونہ بننا چاہیئے اور قرآن کریم بھی یہی فرماتا ہے اس سے مہمان بھی خوش ہوتے ہیں اور خوش کرنے کے قابل تو خدا تعالیٰ ہے جو رب العالمین ہے مہمان نوازی سے حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ بات چیت کرنے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے ایک دوسرے سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا ہے زبان حلیمی و نرمی سیکھتی ہے میل ملاپ سے دلی ہمدردی پیدا ہوتی ہے ایسی باتوں کے عمل میں آنے سے ضرور ایک دوسرے پر اچھا اثر پڑتا ہے ایک اور قابل قدر فائدہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تمام لوگ دنیا میں ہم جنس نہیں خدا نے انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہے جو لوگ تواضع کرنا نہیں جانتے وہ اپنی تواضع ہوتی دیکھ کر دل میں رشک پیدا کرینگے اور کسی نہ کسی موقعہ پر وہ تم کو نہ صرف عزت کی نگاہ سے بلکہ تمہارے رشتہ داروں کی بھی عزت کرینگے۔

مہمان نوازی کرنا دنیا کے اور کاموں میں بھی ممتاز گنا جاتا ہے اور دوسروں کی خاطر داری بھی کرنا کھلانا پلانا گو یا دوسرے کو نہیں بلکہ خود اپنے برتنوں میں دھر کر کھاتا ہے کیونکہ دنیا میں خاطر کو خاطر ہے پس اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ؞

(۲) مہمان کی عزت و تکریم میں ان باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے
کن باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اوّل جب گھر میں مہمان آئیں دو چار قدم آگے بڑھ کر السلام علیکم کہا جائے پھر گھر کی خیریت پوچھی جائے اور آنے کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کیا جائے اور خندہ پیشانی سے باتیں کی جائیں پھر اچھی جگہ پر بٹھانا چاہیئے ایسا نہ کریں کہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہیں اور مہمان اکیلے بیٹھے رہیں اگر گھر میں کام کاج کرنا ہے تو ایک کو کام کرنا چاہیئے اور دوسروں کو مہمانوں کے پاس بیٹھنا چاہیئے محبت بھری ہمدردی کی باتیں کرنا ضروری ہیں کسی بہن میں کچھ نہ کچھ محبت کا جوش ہوتا ہے تبھی

تکلیف گوارا کرکے ملاقات کے لئے آتی ہیں پھر اگر ان کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش نہ آئیں اور حُسن سلوک نہ کیا جائے تو وہ ضرور اپنے دل میں افسوس کرینگی اور بجائے خوشی کے افسوس ہوگا پھر ہم ایسی بات کیوں کریں جس سے مہمانوں کو رنج پہنچے بلکہ ہر طرح سے عزت کرنی چاہیئے مہمان کی عزت کرنے سے خدا اور اسکے رسولؐ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے جو ایک مومن کی بڑی خواہش ہونی چاہیئے۔ دوسرے مہمان جہاں جائینگے نیکی سے یاد کرینگے ؛

(۳) میزبان کو مہمان کے آرام کیلئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے میزبان کو مہمانوں کے آرام کیلئے ان باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے (۱) مہمانوں کو الگ کمرہ دیا جائے ہر دو موسم کے لحاظ سے اگر گرمی ہو تو پنکھا دینا چاہیئے اور اگر سردی ہو تو کوئلوں کی انگیٹھی دینی چاہیئے (۲) کھانا وقت پر دیا جائے اور نمک مرچ تمیز سے ڈالا جائے اور اچھا کھانا دیا جائے ایسا نہ ہو کہ مہمان بیمار ہو جائیں اور چارپائیوں کا انتظام کرنا چاہیئے ہر دو موسم کے لحاظ سے ؛

(۴) مہمان نوازی میں کوئی بُرا پہلو ہے تو کیا ہے؟ سب ہنیں جانتی ہونگی کہ خاطر تواضع کرنی بہت پسندیدہ بات ہے۔ لیکن جس بات میں فائدہ ہو اس میں نقصان کا ہونا ممکن ہے جب کوئی کسی کے گھر مہمان جائے تو پُر تکلف کھانے پکاتی ہیں اور قیمتی مٹھائیاں منگواتی ہیں اگر پیسہ پاس نہ ہو تو قرض بھی اُٹھا لیتی ہیں یہ بہت بُری عادت ہے فضول خرچیوں میں ناموری نہیں ناموری تو خوش اخلاقی اور دلی محبت اور عزت کرنے سے ہوتی ہے ؛

سعیدہ بیگم بنت منشی محمد الدین صاحب ملتانی
محلہ دارالعلوم - قادیان

قرآن شریف و نماز با معنی پڑھو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے مہدی کا جب نزول ہوگا جبکہ قرآن ثریا پر چلا جائیگا۔ سو مسیحؑ کا نزول ہو گیا ہے یہ وہی زمانہ ہے جو ہم دیکھتے ہیں آج کل دنیا نے قرآن شریف کی تعلیم کو بُھلا دیا ہے۔ قرآن شریف کی تعظیم ہی تعظیم کرتے ہیں عمل کچھ نہیں ہے قرآن شریف کا گھر میں رکھنا اسواسطے اچھا سمجھا جاتا کہ برکت رہے گی یا اس واسطے رکھتے ہیں کہ اسکی ہوا سے آفت دُور ہو جائیگی مگر اسکے پڑھنے کے جو فوائد ہیں اس سے بے خبر ہیں اگر قرآن شریف پر پورا عمل ہوتا تو آج تعویذ گنڈوں کی اتنی کثرت نہ ہوتی قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ یعنی پس یاد کرو مجھے میں یاد کرونگا تم کو اور شکر کرو میرا اور ناشکری نہ کرو میری اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو صبر اور نماز کے ساتھ بیشک اللہ ساتھ صبر کرنیوالوں

کے ہے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ آج کسی پر کوئی مصیبت آجائے یا کسی بلا میں مبتلا ہو جائے تو بجائے اسکے کہ وہ صبر کریں اور خدا کے آگے گڑگڑاتے ہوئے مدد چاہیں گھبرا جاتے ہیں اور بعض نادان تو خدا کو برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ خاصکر عورتیں سب سے زیادہ بجائے شکر و صبر کے ایسے کلمات زبان سے نکال بیٹھتی ہیں کہ جس سے خدا کو تو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے اپنا ہی نقصان کر لیتی ہیں اگر وہ قرآن کریم کی تعلیم سے خبردار ہوتیں تو بجائے ایسے کلمات کے اپنا اتنا وقت نمازوں میں صرف کرتیں۔ اور اسی سے مصیبت کے وقت نجات طلب کرتیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و لیؤمنوا بی لعلھم یرشدون۔ یعنی جب تجھے پوچھیں میرے بندے میری نسبت تو میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں پکار کو پکارنے والے کی جب وہ پکارتا ہے مجھ کو پس قبولیت چاہیں مجھ سے اور ایمان لائیں مجھ پر تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

بہنو! ان آیات نے صاف بتا دیا کہ ہر قسم کی مدد خدا ہی سے مانگنی چاہیئے۔ اگر کوئی مصیبت آجائے۔ تو چاہیئے کہ خدا کی طرف رجوع کریں اور اسی کی طرف صدق دل سے قدم بڑھائیں اور اسی سے نجات طلب کریں کیونکہ وہ سنتا ہے بندے کی پکار۔

دوسری آیت میں فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنی میں تمہاری شاہ رگ سے بھی نزدیک ہوں۔

اب ہم کو اور کیا چاہیئے کیا ضرورت ہم کو جو کسی تعویذ سے مدد چاہیں یا کسی گنڈے سے نجات طلب کریں۔

بہنو! یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم سے بیخبر ہیں۔ قرآن شریف کو طوطے کی طرح پڑھا اس سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتی تھیں اور ان کو کیا پتہ ہو سکتا تھا کاش ہماری بہنیں قرآن شریف کی تعلیم سے خبردار ہوتیں تو آج اتنا انقلاب پیدا نہ ہوتا مگر ہماری بہنوں نے تو قرآن شریف کو جھاڑ پھونک کے واسطے رکھ چھوڑا ہے۔ نمازیں ہیں تو وہ اس طرح ادا کی جاتی ہیں جیسے کہ خدا تعالیٰ نے ان پر ایک ناروا ٹیکس لگا دیا ہے اتنی جلدی نماز پڑھتی ہیں کہ رکوع سجود کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ یہ کیا وجہ ہے کہ اسکے معنی سے بیخبر ہیں۔ ورنہ یہ تو وہ عبادت ہے کہ جسکو معراج المومنین کہا گیا ہے اس میں تو وہ لطف ہے کہ جس کو ایک بار بھی وہ لطف نصیب ہو جائے تو تمام عمر اس کا ذائقہ نہیں بھولتا۔ ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اسکے پاس باغ تھا اس کی طرف سے ذرا تساہل عین نماز میں واقع ہوا تھا تو صرف اس لئے اس نے اس باغ کو فی سبیل اللہ دیدیا کیوں نہ ہو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ راضی ہوا خدا ان سے اور وہ راضی ہوئے خدا سے۔

اسکے مصداق بھی تو تھے ایک طرف تو اسکو دیکھئے کہ ذرا سا باغ کی طرف سے نماز میں تساہل ہوا تو خدا کی راہ میں وہ باغ ہی دیدیا۔ دوسری طرف اپنی حالت کو دیکھو۔ کیا وجہ ہے جو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوتا صرف یہی کہ دین کا شوق نہیں معنوں سے بیخبر ہیں باقی یہ نماز تو رسمی نماز ہے

کہ دنیا ہمیں کہے گی کہ یہ بےنماز ہیں اکثر اوقات دیکھا ہے کہ دو تین عورتیں مل کر بیٹھیں پھر اپنی عادت کے موافق اپنے گھروں کے کچے چٹھے کھولنے شروع کیئے تو اس میں ان کو اس قدر مصروفیت ہوئی کہ نماز کا وقت بالکل رخصت ہوا اور ان کو پتہ بھی نہ ہوا کہ وقت کدھر گزر گیا جب قصہ ختم ہوا تو کچھ ہوش آیا وہ بھی ان کو جو نیک اور نمازی کہلاتی ہیں تو انہوں نے صرف اتنا اس کا پچھتاوا کر لیا کہ اُف غضب ہوا باتوں میں ہماری نماز گئی اور باقی کو کچھ ملال نہ ہوا بعض جاہل تو کہدیتی ہیں کہ خدا نے ہمارے پیچھے دنیا کے اتنے دھندے کیوں لگا دیئے اب ہم بچے پالیں یا نماز پڑھیں اللہ پاک جانتا ہے وہ تو ہم کو یونہی بخشدیگا۔ پھر وہی بات ہے کہ معنوں سے بےخبر ہیں یہی تو ثبوت ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم کو لوگوں نے بھلا دیا ان کو پتہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو کس واسطے پیدا کیا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْن یعنی جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے میں سرگرم رہیں ۔ فقط والسلام

خاکسار حسن زمانی والدہ مبارکہ سلطان بیگم از دہلی
کوٹھی نواب لوہارو

ایڈیٹر۔ جزاکہ اللہ بہت اچھا علمی مؤثر مضمون ہے ایسے ایسے مضامین بھیجا کیجئے ۔

رمضان المبارک

خدا کا شکر ہے کہ پھر یہ دن سال بھر کے بعد دیکھنے میں آئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ عبادت ہے کہ اس کا میرے سوا کوئی شاہد نہیں اور میں ہی اس کا اجر ہوں۔ ان ایّام میں وہ وہ برکات نازل ہوتی ہیں کہ ان کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے مہینوں میں نہیں ہوتا قرآن شریف کا نزول بھی اسی بابرکت مہینہ میں ہوا قرآن شریف کا رمضان سے خاص تعلق ہے یہی وجہ تھی کہ رسول کریم صلعم رمضان شریف میں کثرت سے قرآن مجید پڑھتے تھے بلکہ ماہ رمضان کو باقی مہینوں کا اُستاد کہنا چاہیئے کیونکہ یہ مہینہ بہت سے سبق سکھاتا ہے جو شخص محض خدا تعالیٰ کے لئے حلال اور طیّب چیزیں صدق دل سے چھوڑتا ہے ممکن نہیں کہ وہ حرام اور ناپاک چیزوں کا استعمال کرے خدا تعالیٰ ہی کی رضاجوئی کے لئے پچھلی رات اُٹھتا ہے نمازیں پڑھتا ہے، قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے اور تمام دن اسکی رضا کے ماتحت اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کو اپنے لئے حرام سمجھتا ہے یہ محض خدا تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔ افسوس ان پر جو خدا تعالیٰ کے حکم کی بےحرمتی کرتے ہیں وہ کسی کا کیا بگاڑینگے اپنا ہی بگاڑتے ہیں

۔۔ لیلۃ القدر کے متعلق فرماتا ہے۔ یہ رات بہتر ہے ہزار مہینے سے اُترتے ہیں فرشتے اور کلام اسکا۔ حتی الوسع لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے نیکی جاتی رہتی ہے۔ بعض کو دیکھا ہے کہ روزے میں تمام دن کہتی رہتی ہیں کہ پیاس لگ رہی ہے بھوک لگ رہی ہے اگر اپنا دنیاوی کام ہو تو سارا دن بھی کھانا اور پانی نہ ملے تو کبھی نام بھی نہیں لیتیں ان لغو باتوں سے روزے کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ روزہ انہی اصولوں پر روزہ ہوتا ہے کہ زبان سے بُری بات نہ نکالیں اور کانوں سے بُری بات نہ سنیں اور اسی طرح دیگر اعضا

[illegible]

مصباح (۱۵ فروری ۱۹۲۸ء) کے معموں کا حل

۱۵ فروری کے مصباح میں ایک معمہ کراس ورڈ اور سات معمے دوسرے چھپے تھے۔ معمہ کراس ورڈ کا حل یہ ہے:۔

د	ی	ا	ن	ت	■	ر	خ
ف	ا	ن	ی	■	ب	خ	ت
ن	س	و	ا	ن	■	ت	ن
■	م	ر	ز	ا	■	■	■
س	ن	■	■	ت	س	ی	م
ب	■	■	■	ک	ا	ک	ل

مندرجہ ذیل مصباحی بہنوں نے حل کیا ہے:۔

(۱) اہلیہ حکیم مرزا احمد شفیع لاہور (۲) بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل لاہور (۳) سیدہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن (۴) محسنہ خاتون سرو ضلع کٹک (۵) آمنہ بنت ملک مولا بخش صاحب روہڑی (۶) زکیہ خاتون منٹگمری (۷) والدہ سعید احمد صاحب شاد دھن باد (۸) ام داؤد قادیان

باقی سات کا حل ترتیب وار درج ہے:۔

۲ دسترخوان ۳ آفتاب۔ ۴ اخروٹ ۵ عربی ۶ چوہا۔ ۷ ترکاری۔ ۸ مصباح۔

آٹھوں معمے حل کر دیئے

صرف زکیہ خاتون اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب۔ محلہ لادو پورہ منٹگمری

۷ میں سے ۶

امۃ اللہ اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب امرتسر ÷ والدہ سعید احمد شاد دھن باد ÷ آمنہ ممتاز بنت ڈاکٹر احمد صاحب جودھپور ÷ امۃ الرحمٰن بنت نعمت اللہ خاں صاحب انور قادیان ÷ امۃ اللہ از مردان ÷

۷ میں سے ۵

محسنہ خاتون سرو۔ کٹک ÷ جمیلہ خاتون بنت بابو گلاب خاں صاحب کرحل ÷ ام داؤد از قادیان ÷ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل لاہور ÷ لطیف بیگم دختر ملک برکت علی صاحب گجرات ÷ فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب کراچی ÷

۷ میں سے ۴

کبرا خاتون اہلیہ مفتی عبد السلام صاحب صادق قادیان ÷ محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب فیروزپور چھاؤنی ÷ اقبال بیگم دختر بابو محمد افضل خاں صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ÷ صدیقہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب سیالکوٹ ÷

۷ میں سے ۳

آمنہ بنت ملک مولا بخش صاحب روہڑی ÷ خورشید از دہلی ÷ اہلیہ مرزا محمد شفیع صاحب ÷

۷ میں سے ۲

اہلیہ چوہدری سلطان علی صاحب گجرات ÷ امۃ الحفیظ بنت مولوی بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن ÷ اقبال بنت منشی اسمٰعیل صاحب قادیان ÷ لئیقہ بیگم از کلکتہ ÷ سعیدہ صادق قادیان ÷ معراج بیگم ہوشیارپور ÷

۷ میں سے ایک

محمودہ بیگم بنت میاں محمد یوسف صاحب لاہور ÷ رابعہ خاتون از کلکتہ ÷ محمودہ دختر محمد عالم صاحب ڈنگہ گجرات ÷

یکم مارچ کے معموں کا حل یکم اپریل کے اخبار میں چھپے گا ÷

نئے معمے حل طلب

معمہ کراس ورڈ

(١)

٦	■	٥	٤	٣	٢	١
١٢	١١	١٠	■	٩	٨	٧
١٨	١٧	■	١٦	١٥	١٤	١٣
■	٢٣	٢٢	٢١	٢٠	■	١٩
٢٨	٢٧	٢٦	٢٥	■	٢٤	■
٣٣	■	■	٣٢	٣١	٣٠	٢٩
٣٩	٣٨	٣٧	٣٦	■	٣٥	٣٤

دائیں سے بائیں

(١) ١ تا ٥ - تعریف کیا گیا
(٢) ٧ تا ٩ - چھت (فارسی)
(٣) ١٠ تا ١٢ - عرب کا مشہور شہر
(٤) ١٣ تا ١٦ - مذہبی لڑائی
(٥) ١٧ تا ١٨ - ایک پھل
(٦) ٢٠ تا ٢٣ - خدا
(٧) ٢٥ تا ٢٨ - قریبی رشتہ
(٨) ٢٩ تا ٣٢ - بہشت (ہندی)
(٩) ٣٤ تا ٣٥ - ٹیلہ (فارسی)
(١٠) ٣٦ تا ٣٩ - چمکیلا

اوپر سے نیچے

(١) ١ تا ١٩ - عبادت خانہ
(٢) ٢٩ تا ٣٤ - نچوڑ
(٣) ٢ تا ١٤ - حقہ
(٤) ٢٤ تا ٣٥ - بات
(٥) ٣ تا ٢٠ - فوائد
(٦) ١٦ تا ٣٦ - عادل - مدد دینے والا
(٧) ٥ تا ١٠ - سانس
(٨) ٢٢ تا ٢٦ - کھلا (فارسی)
(٩) ١١ تا ٢٧ - چھری
(١٠) ٦ تا ١٨ - لڑائی
(١١) ٢٨ تا ٣٩ - ایک ملک کا نام ہے

(٢)

میں سات حرفی مشہور جزیرہ ہوں:-

(١) اگر میرا دوسرا پہلا حرف ملایا جائے تو سانس کے معنی دیتا ہے۔
(٢) ؍؍ ؍؍ دوسرا چوتھا تیسرا حرف ملایا جائے تو ایک شاعر کا تخلص بنجاتا ہے۔
(٣) اگر میرا چھٹا چوتھا ساتواں و دوسرا حرف ملایا جائے تو چھری کے معنی دیتا ہوں۔
(٤) ؍؍ ؍؍ پہلا چوتھا دوسرا ساتواں حرف ملایا جائے تو قریبی رشتہ کے معنی دیتا ہوں۔
(٥) ؍؍ ؍؍ تیسرا پہلا حرف ملایا جائے تو رنج صدمہ کے معنی دیتا ہوں
(٦) ؍؍ ؍؍ پانچواں چوتھا تیسرا ساتواں حرف ملایا جائے تو گلاس کے معنی دیتا ہوں:

محمدی بیگم دکانی فیلی امرتسر

(٣)

ایک آدمی کچھ تعداد کے پھول ایک مندر میں لے گیا۔ وہاں اس تعداد کو دگنا کر لیا۔ اور کچھ پھول پجاری کو دے دیئے۔ جو کچھ بچ رہے انکو لیکر دوسرے مندر میں گیا۔ وہاں بھی دگنا کرکے پجاری کو اُتنے ہی دیدیئے۔ جتنے پہلے مندر میں دیئے تھے۔ اب جو باقی رہ گئے انکو لیکر تیسرے مندر میں گیا۔ وہاں بھی دگنے کرکے پجاری کو اُتنے ہی دیئے جتنے پہلے اور دوسرے مندر میں دیئے تھے۔ اب اسکے پاس کچھ پھول باقی نہ رہے۔ بتلاؤ۔ جب گھر سے چلا تھا تو کتنے تھے۔ اور ہر پجاری کو کتنے کتنے دیئے:

(٤)

میرا پہلا بنگال میں ہے۔ ہند میں نہیں۔
دوسرا اہتارہ میں ہے۔ گریس میں نہیں۔
تیسرا گریس میں ہے۔ اٹلی میں نہیں۔
چوتھا اٹلی میں ہے۔ روس میں نہیں۔
پانچواں روس میں ہے۔ عرب میں نہیں۔
چھٹا عرب میں ہے۔ چین میں نہیں۔
میرا کل دکن میں ہے۔ پنجاب میں نہیں۔

خاکسار فرخندہ اختر بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس۔ از کراچی۔

کارآمد باتیں

(۱) اگر کسی کے سر میں درد ہو تو جلیبی کے پکجانے کے بعد جو گھی باقی بچ رہتا ہے اُس کو لیکر درد سر کی طرف والے ناک کے نتھنے میں خوب زور سے چڑھا دیں آرام ہو گا۔

(۲) اگر کسی شخص کا شراب کا نشہ اُتارنا ہو تو ایک تولہ پھٹکری دودھ میں مِلا کر پلائیں نشہ فوراً اتر جائیگا۔

(۳) کسی بچّے کو اگر قے ہوتی ہو اور کسی دوا سے بند نہ ہوتی ہو برگِ تُلسی سبز کا پانی نکال کر تھوڑے سے شہد میں ملا کر پلائیں۔

(۴) بچھو کے کاٹے پر لسن کا عرق نکال کر لگانے سے زہر اُتر جاتا ہے۔

(۵) ایک تولہ پارہ کو دو انڈوں کی سفیدی میں اس قدر حل کریں کہ جھاگ نہ رہے اور مرہم کی مانند ہو جائے۔ اسکو پلنگ کی چولوں میں لگا دیں۔ تو کھٹمل مر جائینگے۔

(۶) کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو صاف کر کے آنکھوں پر پھیرتے رہنے سے بینائی تیز ہو جاتی ہے۔

(۷) بار بار آئینہ دیکھنے سے کھانسی بہت کم ہو جاتی ہے۔

(۸) بخار میں باتیں کرنا اور ہنسنا مفید ہے۔

(۹) پختہ آم لیکر انکے مُنہ پر موم لگا کر شہد بھرے برتن میں ڈال دیں تو آم ایک سال تک صحیح و سالم رہیں گے۔

(۱۰) گھیگوار۔ پارہ۔ اور نوشادر باہم ملا کر ہاتھ پر لیپ کر لیں۔ اور ہاتھ کو سوکھا کر آگ اُٹھالیں تو تپش معلوم نہ ہوگی۔

خاکسار سعید احمد شاد سیالکوٹی از دھن باد۔

اِنسان کی موت کا کسی پر اثر نہیں

خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کس کی
ہزاروں اُٹھ گئے لیکن وہی رونق ہے مجلس کی

آہ! جب میرے پیارے ابّا نے وفات پائی تو مَیں نے سمجھا۔ کہ آج سورج نہیں نکلیگا۔ اگر نکلا بھی تو ویسا روشن نہیں ہوگا یا آج چاند نہیں چڑھیگا۔ اگر چڑھا بھی تو ویسا منوّر نہیں ہوگا۔ یا کم از کم رات ستارے نہیں نکلینگے اور اگر نکلے بھی تو ویسے چمکتے نہ ہونگے مگر افسوس جب مَیں نے دیکھا کہ سورج بھی نکلا پر ویسا ہی روشن۔ پھر چاند بھی چڑھا تو ویسا ہی منوّر۔ ستارے نکلے تو ویسے ہی چمکتے دمکتے۔ کسی میں ایک رتّی بھر فرق نہ ہُوا۔ تب مجھے نہایت رنج ہُوا اور مَیں نے سوچا کہ کسی کے مرنے کا قانون قدرت پر کیوں اثر نہیں پڑتا کیوں کسی کی وفات سے قانون قدرت میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ اچھا اگر قانون قدرت میں کوئی تبدیلی نہ ہو تو کم از کم دنیا کے انتظام میں کچھ فرق پڑ جائے۔ لیکن مَیں نہیں دیکھتی کہ کسی کی وفات سے دنیا کا کوئی کام رہ گیا ہو یا دنیا کی رونق میں کچھ فرق آگیا ہو۔ دنیا میں بڑے بڑے اولیاء انبیاءؑ اور نامور بادشاہ گذر گئے مگر دنیا میں ان کے مرنے سے کوئی تغیر و تبدل نہ ہُوا۔ کس قدر غضب کی بات ہے انسان جس کے لئے یہ تمام کارخانۂ قدرت چل رہا ہے وہ تو مٹ

جائے لیکن نہ ہی قانون قدرت میں فرق آئے اور نہ ہی دنیا کے انتظام وانصرام میں کوئی اثر واقع ہو بلکہ مرنیوالا مرجائے مگر قانون قدرت بھی ویسا چلتا ہے اور دنیا کی رونق و چہل پہل بھی اسی طرح قائم ہے۔ بقول شخصے ؎

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز وہ کم نہ ہوں گے
چرچے یہی رہیں گے افسوس ہم نہ ہوں گے

بیشک کسی کی وفات پر قانون قدرت میں نہ کچھ اثر ہوا اور نہ ہوگا بیشک کسی کی وفات سے دنیا کی دلچسپیوں میں نہ فرق آیا اور نہ آئیگا بقول کسے ؎

یہ چمن یونہی رہے گا اور سارے جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائینگے

غمزدہ ل۔ ح۔ ن بنت شیخ مولا بخش صاحب مرحوم

ایڈیٹر:- آپکے والد بزرگوار کی وفات پر سب مصباحی بہنوں کی افسوس و ہمدردی ہے۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات دے۔ آمین ٭

خبریں

(۱) لارڈ سنہا یکایک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔

(۲) مرزا حیرت دہلوی فوت ہو گئے۔

(۳) مس ملر کی شادی ۱۳ر مارچ کو ہو گی۔ اسکے بعد سابق مہاراجہ اندور سے شادی۔

(۴) شاہ افغانستان ۱۳ر مارچ لنڈن پہنچینگے۔

(۵) حضور نظام نے ۵ لاکھ روپیہ دیا ہے۔ لنڈن میں نظامیہ مسجد بنانے کا اعلان ہوا ہے۔

(۶) (پونہ ۴ر مارچ) ایک شخص شن پت کا اس الزام میں چالان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنی بیوی کے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈال کر اُسے آگ لگادی اور اُسے ہلاک کرنا چاہا۔ عورت ہسپتال میں ہے۔ اس نے بیان کیا ہے۔ کہ میں اپنے میکے سے چند دن دیر کر کے آئی تھی۔ اسپر خاوند کو غصہ آگیا۔ اور اس نے میرے کپڑوں پر مٹی کا تیل ڈالکر انہیں آگ لگادی جس میں جل گئی۔" عورت کی حالت نازک ہے۔ (پرتاپ ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(۷) (لاہور ۳ر مارچ) - گورنر جنرل باجلاس کونسل نے منظوری دیدی ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی معرفت ... امیل بھی ریلوے لائن لائل پور سے جانی والا تک بنائی جائیگی اور وہ لائل پور جانی والا لائن کہلائے گی۔ (پرتاپ ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(۸) (میرٹھ ۴ر مارچ) میرٹھ کے مشہور وکیل لالہ بیجناتھ نے اپنی لڑکی شکنتلا دیوی کی شادی یو۔پی کے ایک ڈپٹی کلکٹر مسٹر ہری گوپال کے ساتھ کر دی تھی .... اب معلوم ہوا۔ کہ اسی لڑکی نے لالہ بیجناتھ پر ... ۲ ہزار روپیہ کی خیانت مجرمانہ کا دعویٰ الہ آباد کی عدالت میں دائر کر دیا ہے۔ (تیج دہلی ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(۹) ہگلی ۲۸ر فروری۔ ضلع ہگلی کے ایک گاؤں میں امولیہ بابو کے مکان پر پندرہ ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ جو مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے ... امولیہ بابو ایک خنجر لے کر ... آیا۔ تو وہ کسی تیز آلہ سے زخمی ہو گیا .... یہ حالت دیکھ کر بابو کی بیوی نے حکمت کی اور چھت پر چڑھ گئی۔ جہاں سے اس نے خشت باری شروع کی .... یہ حالت پیش آنے پر ڈاکو بھاگ گئے۔ اور زخمی ساتھی کو ہمراہ لے گئے (تیج دہلی)

(۱۰) لکھنؤ ۲۹ فروری چیف جج نے کرن سنگھ اور ۵ دیگر اشخاص کو ڈاکہ زنی کے جرم میں سات سے دس سال قید سخت کی سزا دی .... ڈاکوؤں نے ایک شخص پہلاد سنگھ کے گھر ڈاکہ ڈالا تھا۔ اور اسکی بیوی کی بالیاں حاصل کرنے کیلئے اسکے کان کاٹ ڈالے (تیج دہلی ۷ر مارچ ۱۹۳۶ء)

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)